پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ

حکومت پاکستان

وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی

کا

ماہانہ نشری خطاب

(اسلام آباد۔ 7 مئی 2010ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے عزیز ہم وطنو!

میں اپنی نشری تقریر کا آغاز قوم کو اس مبارک باد سے کرتا ہوں کہ ہم نے 1973ء کے متفقہ آئین پاکستان کو 18ویں ترمیم کے ذریعے آمرانہ دور میں لگائے گئے بدنما دھبوں اور داغوں سے پاک کر دیا ہے۔ اس قابلِ فخر کامیابی کا سہرا عوام کے سر ہے جنہوں نے فروری 2008ء کے انتخابات میں جمہوری قوتوں کو اپنے قیمتی ووٹ سے پارلیمان تک پہنچایا۔

چند ناقدین اپنے TV پروگراموں اور میڈیا میں یہ سوال کرتے ہیں کہ اس سے عام آدمی کو کیا فائدہ پہنچا؟ ان کے مسائل میں کس طرح کمی ہوگی، میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان اصلاحات سے عوامی مسائل کے حل کے طریقہ کار کا تعین ہو گیا ہے۔ دنیا میں کبھی بھی ترقی ایک نظام کے بغیر ممکن نہیں، جہاں نظام نہیں ہوتا وہاں بدنظمی کا دور دورہ ہوتا ہے اور بدنظمی احوال میں بہتری نہیں بلکہ ابتری کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے قیام کے وقت جب ہر طرف مسائل ہی مسائل تھے، تب بھی قائدِ اعظم محمد علی جناح آئین سازی کو اولیت دیتے رہے۔ کیونکہ آئین ہی مسائل کے حل اور درپیش چیلنجز Challenges کا مقابلہ کرنے کا طریقہ کار بتاتا ہے، اور یہی سیاسی استحکام، معاشی و سماجی ترقی کی جانب پہلا قدم ہے۔ حقیقت میں آئین ہی وہ بنیاد ہے جس پر ملک اور قوم کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔

بھائیو اور بہنوں!

میں بجلی کی کمی کے سبب عوامی مشکلات سے بخوبی آگاہ ہوں۔ اس صورت حال کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے توانائی کانفرنس کا انعقاد کروایا۔ جس میں چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ، محکمہ پانی و بجلی کے وزیر، تاجروں، صنعت کاروں، صارفین کے نمائندوں اور دیگر ماہرین، IMF، سابقہ چیئرمین WAPDA، اور وزیر پٹرولیم کا اسلام آباد میں اجلاس بلایا اور ان کو پابند کیا کہ وہ اس مسئلے کا قابلِ عمل حل نکالیں۔ اس مشاورت کے نتیجے میں بجلی کی کمی پر قابو پانے کے لئے چھوٹی، درمیانی اور طویل المدت جامع حکمتِ عملی طے کی گئی ہے تاکہ نہ صرف پیداوار میں اضافے کے منصوبے بنائے جائیں بلکہ بجلی کی غیر منصفانہ اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کو ختم کیا جا سکے۔ ملک میں بیروزگاری کے خاتمے اور پیداوار میں اضافے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام صنعتی اداروں اور زرعی ٹیوب ویلوں کو ہفتے میں 5 دن بلاتعطل بجلی فراہم کی جائے گی اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تمام مارکیٹوں کو رات 8 بجے بند کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ تمام سرکاری اداروں میں ہفتہ وار 2 چھٹیوں کا

اعلان کیا گیا۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ حکومت کے ان اقدامات سے مجموعی طور پر 1000 میگاواٹ بجلی کی بچت ہوئی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1000 میگاواٹ کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لئے تقریباً 4 سال کا عرصہ اور 1.5 ارب ڈالر کا سرمایہ درکار ہوتا ہے مگر ہماری حکمت عملی سے چند دنوں میں 1000 میگاواٹ کی بچت ہوئی۔ جس سے کسی حد تک مسئلہ پر قابو پانے میں مدد ملی۔ بجلی کا بحران ایک قومی مسئلہ ہے اور اس کا حل بھی پوری قوم کی مشترکہ کوشش اور تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ ہم ایک زندہ قوم ہیں اور ہمیں بحرانوں کا مقابلہ کرنا آتا ہے۔ ہماری قوم ہر آزمائش میں ہمیشہ سرخرو ہوئی ہے۔ میں قوم کے ہر فرد سے توقع کرتا ہوں کہ وہ بجلی کی بچت میں حکومتی کوششوں کا ساتھ دے گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی حکومت اس مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لئے سنجیدگی اور نیک نیتی سے کوشاں ہے۔ پہلے بھی PPP حکومت نے ہی بجلی کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا تھا اور انشاء اللہ اس مرتبہ بھی PPP حکومت دوبارہ قوم کو اندھیروں سے چھٹکارا دلائے گی۔

بھائیو اور بہنوں !

گزشتہ ماہ امریکہ میں Nuclear Summit کے دوران میں نے اقوام عالم پر یہ واضح کیا کہ پاکستانی ایٹمی پروگرام دفاعی اور پُرامن مقاصد کے لیے ہے۔ میں نے اُن کو باور کرایا کہ ہمارا ایٹمی پروگرام انتہائی محفوظ ہے اس سربراہ کانفرنس میں شریک عالمی رہنماؤں بشمول امریکی صدر باراک حسین اوبامہ نے خصوصی طور پر پاکستان موقف کی تائید کی۔ پاکستان کی اس کانفرنس میں شرکت بذاتِ خود اس حقیقت کی آئینہ دار تھی کہ دنیا نے ہماری ایٹمی حیثیت کو تسلیم کرلیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور ہمارے سائنسدانوں کے ذمہ دارانہ کردار کی وجہ سے آج تک کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ میں نے امریکی صدر اور دیگر سربراہانِ مملکت وحکومت سے ملاقات کے دوران بھی پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی کی فراہمی پر قائل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ انھوں نے پہلی دفعہ ہمارے موقف کو غور سے سنا۔ مجھے اُمید ہے کہ ان ممالک کے رویے میں جلد تبدیلی آئے گی اور ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول میں حائل رکاوٹوں کو ختم کردیا جائے گا۔ میں پچھلے ہفتے سارک کانفرنس کے سلسلے میں بھوٹان گیا تھا۔ وہاں پر دیگر سارک ممالک کے سربراہان حکومت کے علاوہ بھارت کے وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ سے میری نہایت مفید ملاقات ہوئی۔ میں نے ان پر واضح کیا کہ ہمارے پورے خطے کو دہشت گردی کا سامنا ہے۔ پاکستان کے عوام اور ہماری بہادر افواج اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے خطے کے امن کی جنگ لڑ رہے ہیں اور اس ضمن میں ہم نے بیش بہا قربانیاں دی ہیں۔ میں نے بھارتی وزیراعظم پر واضح کیا کہ خطے کے پائیدار امن کے لئے مذکرات ناگزیر ہیں۔ ملاقات کے دوران وزیراعظم منموہن سنگھ نے میری اس بات سے اتفاق کیا اور تمام دوطرفہ معاملات کو جامع مذاکرات کے ذریعے حل کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ مجھے امید ہے کہ یہ مذاکرات نتیجہ خیز ثابت ہوں گے اور تمام دیرینہ مسائل بشمول جموں وکشمیر کے حل کا راستہ تلاش کیا جاسکے گا۔ ہماری مسلح افواج نے ''عزمِ نو'' مشقیں کرکے ایک بار پھر ثابت کردیا ہے کہ ہمارا ملک اپنی سرحدوں کی حفاظت بخوبی کرسکتا ہے اور کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے سکتا ہے ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے دہشت گردوں کی کمر توڑ دی ہے اور وہ وقت زیادہ دور نہیں جب ہمارے ملک

میں مکمل امن قائم ہو جائے گا۔ اب قوم کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقے میں مشکوک افراد اور ان کی حرکات سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو فوراً مطلع کریں تا کہ اس ملک سے جلد از جلد دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کیا جا سکے اور ہم ملک میں معاشی ترقی، تعلیم اور دیگر مسائل کے حل کی طرف یکسوئی سے توجہ دے سکیں۔

عزیز ہم وطنو!

اس سال گندم کی بجائی اور بڑھوتری کے وقت بارشیں بہت کم ہوئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور ہمارے کسانوں کی محنت سے ملک میں گندم کی اچھی پیداوار ہوئی ہے۔ میں تمام وفاقی اور صوبائی اداروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ گندم کی خریداری میں کسی تساہل کا شکار نہ ہوں اور کسانوں کو ان کی فصل کا معاوضہ بروقت ادا کیا جائے۔ آئینی حکومت نے پچھلے دو سالوں میں ملک کو درپیش بڑے مسائل پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی، عوام کے تعاون اور سیاسی قوتوں کے اشتراک سے قابو پا لیا ہے۔ ہماری حکومت ملکی تاریخ کی پہلی حکومت ہے جس نے Public Accounts Committee کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور اس تعاون کے نتیجے میں ہی 40 ارب روپے کی وصولی ممکن ہوئی۔ جمہوری حکومت کی کوششوں سے ہی قوم کی عظیم لیڈر، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے قتل کا سراغ لگانے کے لئے پیش رفت ہوئی۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کمیشن کی رپورٹ منظر عام پر آ چکی ہے۔ مجھے اس حوالے سے عوام کے جذبات کا بخوبی احساس ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ہماری شہید لیڈر کے قاتل اپنے انجام سے بچ نہیں سکیں گے، بی بی شہید کا خون ضرور رنگ لائے گا۔ آئندہ تین سالوں میں ہماری حکومت عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہے گی۔ اس وقت ملک کو توانائی کی کمی کے علاوہ بے روزگاری، صنعتی پیداوار اور سرمایہ کاری میں جمود اور پانی کی کمی جیسے بڑے مسائل درپیش ہیں۔ حکومت نے اس سلسلے میں کئی اقدامات کئے ہیں اور آئندہ ہفتوں میں اس سلسلہ میں مزید پیش رفت ہوگی۔ میں نے وزارتِ خزانہ کو بتا دیا ہے کہ آئندہ مالی سال کا بجٹ غریب پرور بجٹ ہونا چاہیے۔ ہم نے چند دن پہلے نئی مزدور پالیسی کا بھی اعلان کیا ہے جس کا مقصد ملک میں محنت کش اور مزدور ساتھیوں کے حالات کار اور معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ ہماری حکومت نے مزدور کی کم سے کم اجرت کو 6 ہزار روپے سے بڑھا کر 7 ہزار روپے کر دیا ہے اور اس کی ادائیگی کو یقینی بنانے کیلئے ادائیگی بذریعہ بنک کی شرط عائد کر دی ہے۔ محنت کشوں کی بیٹیوں کے لیے شادی گرانٹ کو 70 ہزار روپے تک بڑھا دیا، اس کے ساتھ یہ سہولت دو کے بجائے تمام بیٹیوں کے لیے ہوگی۔ مزدور پالیسی پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے ضلعی، صوبائی اور وفاقی سطح پر سہ فریقی مانیٹرنگ کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ یہ کمیٹیاں مزدور، مالکان اور حکومتی نمائندوں پر مشتمل ہوں گی جو مل کر لیبر لاز پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے۔ اس کے علاوہ نئی لیبر پالیسی میں محنت کشوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کئی دیگر اقدامات بھی اُٹھائے ہیں جن کا اعلان یکم مئی کو ہو چکا ہے۔ میں اپنی تقریر کا اختتام اس دعا کے ساتھ کرتا ہوں

کہ ربّ العزت ہمیں ملک و قوم کی خلوص نیت اور دیانت داری سے خدمت کرنے کے لیے ہمت اور رہنمائی عطا کرے۔ (آمین)

پاکستان پائندہ باد